8 ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن

8.1 عمومی جائزہ

ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن (بی ایس سی) خود کو ایک متحرک ادارہ بنانے اور فریقین کو پیشہ ورانہ و دوستانہ ماحول میں خدمات فراہم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ حالیہ چند برسوں میں بی ایس سی نے اپنی خدمات کے معیار اور تنظیمی صلاحیتوں میں بہتری لانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ اس سلسلے میں 08-2007ء کے دوران دستیاب انسانی وسائل کی مہارت میں اضافہ، کاروباری امور میں بہتری، ری انجینیئرنگ اور کارکردگی کو مؤثر بنانے کے لیے آپریشنل دستور العمل کو اپ ڈیٹ کرنے جیسے اقدامات کیے گئے۔ مختلف شعبوں کے کردار اور ان کی ذمہ داریوں کے تعین اور انہیں تنظیمی مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے بی ایس سی میں نئے شعبے بنائے گئے۔ ان شعبوں میں کرنسی مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ، ڈیولپمنٹ فنانس سپورٹ ڈپارٹمنٹ، ٹریننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ، جنرل سروسز ڈپارٹمنٹ اور کوالٹی اشورنس ڈپارٹمنٹ شامل ہیں۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں انتظامی عمل میں تبدیلی کی کامیاب تکمیل کے بعد بی ایس سی نے بھی اپنی مینجمنٹ میں تبدیلی لانے اور افرادی قوت کو تیار کرنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔ اس مقصد کے لیے پرسنل مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ (پی ایم ڈی) کی تنظیم نو کی گئی ہے اور پی ایم ڈی کے اندر ایک علیحدہ آرگنائزیشنل ڈیولپمنٹ ڈویژن قائم کیا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی پالیسی کے مطابق بی ایس سی میں کارکردگی کی جانچ کا نظام (پی ایم ایس) متعارف کرایا جارہا ہے تاکہ متعلقہ شعبوں کے بزنس پلان میں دیے گئے تنظیمی مقاصد کے حصول اور انفرادی کارکردگی کے درمیان رابطے کو قائم کیا جاسکے۔ نئی پی ایم ایس کو دو مرحلوں میں کارکردگی کی جانچ کے موجودہ نظام سے تبدیل کیا جائے گا۔ اسٹیٹ بینک، بی ایس سی ہیڈ آفس اور مختلف مقامی دفاتر کے ظاہری ڈھانچے میں بہتری لانے کے لیے انجینیئرنگ شعبے نے متعدد تعمیراتی سرگرمیاں شروع کی ہیں جن میں اسٹیٹ بینک کی مرکزی عمارت کے مختلف شعبوں اور لرننگ ریسورس سینٹر کی تزئین و آرائش شامل ہیں۔

8.2 کرنسی کا انتظام

کرنسی کا انتظام چلانا مرکزی بینک کے اہم ترین فرائض میں سے ایک ہے۔ ایس پی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن آرڈیننس 2001ء کے سیکشن 5 (بی) کے تحت بی ایس سی، اسٹیٹ بینک کی جانب سے نوٹوں اور سکوں کی وصولی، فراہمی اور تبادلے کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ کرنسی کے انتظام کا مقصد کرنسی کی قدر اور اس کی سالمیت کو محفوظ رکھتے ہوئے عوام میں اس کا اعتماد قائم رکھنا ہے جبکہ معیشت کو احسن طور پر چلانے کے لیے کرنسی کی طلب اور اس کی حسب ضرورت دستیابی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ ملک بھر میں کرنسی کا مؤثر انتظام چلانا بی ایس سی کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ جس کے مطابق کرنسی کی گردشی مقدار میں اضافے (جیسے یکم جولائی 2007ء میں 893.4 ارب روپے سے بڑھ کر 30 جون 2008ء تک 1,046 ارب روپے) کی وجہ سے کرنسی کی انتظامیہ کو مزید پیشہ ورانہ طریقے اور حساس نظام کی ضرورت ہے۔ مذکورہ اہم فرض کو پورا کرنے کے لیے بی ایس سی میں ایک خصوصی کرنسی مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ تشکیل دیا گیا ہے جو 7 اگست 2007ء سے کام کر رہا ہے۔

بی ایس سی کی جانب سے کراچی، لاہور، کوئٹہ اور پشاور کے دفاتر کے ذریعے کرنسی نوٹ جاری کیے جاتے ہیں اس کے ساتھ ہی کرنسی رکھنے کے صندوق نیشنل بینک آف پاکستان کی مقرر کردہ شاخوں، حکومتی ٹریژریز اور کمرشل بینکوں کی شاخوں میں رکھے گئے ہیں۔ کرنسی جاری کرنے والے ان چار دفاتر میں حساب کتاب کے لیے کمپیوٹرائزڈ نظام موجود ہے۔

رواں سال کے دوران بی ایس سی نے تازہ اور صاف ستھرے نوٹوں اور سکوں کی حسب ضرورت فراہمی کو یقینی بنانے کی کوششوں کو جاری رکھا۔ عمدہ معیار کے نوٹوں کی فراہمی کے لیے سی ایم ڈی نے کئی اقدامات کیے جیسے پورے سال کمرشل بینکوں کی جانب سے عوام کو نئے نوٹوں کی فراہمی کے لیے بینکوں پر سخت نظر رکھی گئی۔ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور کرسمس جیسے خاص موقعوں پر بی ایس سی کے مقامی دفاتر اور کمرشل بینکوں کی شاخوں پر نئے نوٹوں کی تقسیم اور ان کی نگرانی کو مزید سخت کر دیا گیا۔ ان موقعوں پر بی ایس سی نے اپنے مقامی دفاتر کی جانب سے عوام کو براہ راست نئے نوٹوں کی فراہمی کا انتظام بھی کیا تھا۔ جاری کیے گئے ہدایت نامے پر سختی سے عمل درآمد کے لیے خصوصی نگراں ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں تاکہ کمرشل بینکوں کی شاخوں سے عوام کو تقسیم کیے جانے والے نئے نوٹوں کی جانچ اور بے قاعدگیوں کی صورت میں ان کے خلاف سخت کارروائی اور بھاری جرمانے عائد کیے جاسکیں۔ ان اقدامات کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے اور عمومی طور پر گردش کے لیے عمدہ معیار کے کرنسی نوٹ دستیاب رہے۔

مالی سال08ء کے دوران20 روپے کے نوٹ کو نارنجی، ہرے اور پیلے رنگ کی نظر ثانی شدہ اسکیم کے ساتھ متعارف کروایا گیا جس کا مقصد نوٹوں کی سیکیورٹی، پائیداری اور جمالیاتی معیار میں بہتری لانا ہے۔20 روپے مالیت کے نئے رنگ کے نوٹ کی سیکیورٹی خصوصیات اس کے پہلے سے زیر گردش کتھئی رنگ کے بینک نوٹ جیسی ہیں۔ نئے رنگ کے نوٹ سے عوام کو نئے رنگوں کی اسکیم کے10، 100، 500، 1000 اور5000 ہزار کے متعارف کردہ نوٹوں میں امتیاز اور شناخت کرنے میں مدد ملے گی۔

بی ایس سی نے زیر گردش نوٹوں کے معیار میں بہتری لانے پر خاصی توجہ دی ہے۔مزید برآں تازہ نوٹوں کی باقاعدہ فراہمی، کٹے پھٹے نوٹوں کو ضائع کرنے اور برمقام موثر نگرانی کی بدولت زیر گردش نوٹوں کے معیار کو بہتر بنایا گیا ہے۔مزید برآں، کمرشل بینکوں کو یہ ہدایات بھی جاری کی گئی ہیں کہ وہ قابل اجرا اور ناقابل اجرا نوٹوں کی چھانٹی کریں اور عوام کو صرف صاف ستھرے نوٹ فراہم کیے جائیں جبکہ خراب اور کٹے پھٹے نوٹ بی ایس سی کے مقامی دفاتر میں جمع کرادیں۔ مالی سال08ء کے دوران کل1.408 ارب روپے کے نئے نوٹ براہ راست عوام کو اور کمرشل بینکوں کے ذریعے جاری کیے گئے (دیکھئے **جدول 8.1**)۔اسی لحاظ سے مختلف مالیت کے کل1.157 ارب روپے کے کٹے پھٹے اور ناقابل اجرا نوٹ مجوزہ طریقہ کار کے تحت ختم کردیے گئے۔

جدول8.1: مالی سال08ء کے دوران نئے نوٹوں کا اجراء

اعداد و شمار ''000'' میں

	نوٹ کی مالیت							کل
	10	20	50	100	500	1000	5000	
نوٹوں کی تعداد	640,040	159,233	13,335	310,104	121,436	143,187	20,870	1,408,204

مالی سال08ء کے دوران عوام کی آگاہی اور ادارے کی ساکھ بنانے کے لیے کرنسی نوٹوں اور پرائز بانڈز کی سیکیورٹی خصوصیات کے متعلق مختلف شہروں میں کئی اجلاس منعقد کیے گئے۔اس کے علاوہ کمرشل بینکوں اور بی ایس سی کے مقامی دفاتر کے ذریعے نئے ڈیزائن کے نوٹوں کی سیکیورٹی خصوصیات کے بارے میں بنائے گئے پمفلٹ/پوسٹرز کو عوام میں تقسیم کرنے کے علاوہ مختلف شہروں میں اہم مقامات پر بھی چسپاں کیا گیا۔جعلی نوٹوں کی پہچان کے لیے بینک ملازمین کی تربیت بی ایس سی تربیتی پروگرام کا ایک اہم حصہ ہے۔ملک میں کرنسی کے موثر انتظام کے جدید طریقوں پر مبنی نئے تربیتی ماڈلز تشکیل دیے گئے ہیں۔اس حوالے سے مزید اقدامات میں پاکستان سیکیورٹی پرنٹنگ کارپوریشن میں قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کی تربیت شامل ہے تاکہ وہ اصل اور جعلی نوٹوں کے درمیان فرق کو سمجھ سکیں، اس کے علاوہ بی ایس سی کے تمام دفاتر میں جعلی نوٹوں کو پہچاننے والے آلے کی فراہمی، جعلی نوٹوں کی شناخت کے لیے کمرشل بینکوں کے ملازمین کی تربیت و کرنسی کے انتظام کے مسائل اور جعلی نوٹوں کے خطرات کے متعلق بی ایس سی حکام کے کاروباری برادری و منڈی کی تنظیموں کے ساتھ رابطے جیسے اقدامات شامل ہیں۔جعلی نوٹوں کی چھپائی کے لیے جدید آلات و ٹیکنالوجی کے استعمال کو مدنظر رکھتے ہوئے بی ایس سی ہیڈ آفس کراچی میں ایک جدید فورینسک لیبارٹری قائم کی جارہی ہے۔

پرائز بانڈز اور دیگر حکومتی بچت اسکیموں کی فروخت اور نقد کرانے کے وقت میں کمی کی گئی ہے۔ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ اور اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ کی فروخت، نقد کرانے اور منافع کی ادائیگی کے عمل میں تیزی لانے کے لیے ایک چھت تلے سہولتیں فراہم کرنے کا نظام متعارف کرایا گیا ہے۔اسی طرح پرائز بانڈز پر15,000 ہزار روپے تک کی انعامی رقم اسی دن دے دی جاتی ہے (جبکہ اس سے پہلے1000 سے زائد انعامی رقم دعوے کے تین روز کے بعد ادا کی جاتی تھی)۔لیکن اگر رقم کی ادائیگی پیمنٹ آرڈر کے ذریعے ہورہی ہے تو اس سے کارروائی نسبتاً اور بھی کم وقت میں مکمل ہوجاتی ہے۔صارفین کو موثر انداز میں خدمات کی فراہمی کے لیے بی ایس سی کے تمام مقامی دفاتر میں الیکٹرانک کیو مینجمنٹ سسٹم متعارف کرایا گیا ہے۔بی ایس سی کے زیادہ تر دفاتر کی آرائش کی گئی ہے تاکہ متعلقہ افراد کو بہتر ماحول فراہم کیا جاسکے۔

آپریشنل کارکردگی کو مزید بہتر بنانے میں حائل مشکلات دور کرنے اور تمام تبدیلیوں کو شامل کرنے کے لیے بی ایس سی کے شعبہ اجرا و شعبہ بینکاری کے کتابچوں کا جائزہ شروع کردیا گیا ہے،بعض کیسز میں 20 سال پرانے ریکارڈ کو بھی جانچا گیا ہے۔اس کے علاوہ دفتری کتابچے کو اپ ڈیٹ کرنے کا کام بھی شروع کیا گیا۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ اس میں سے زیادہ تر کام مکمل کرلیا گیا ہے اور آئندہ سال کے اختتام تک بی ایس سی اپنے افسران کو نئے کتابچے دینے کے قابل ہوسکے گا۔اس مشق سے نہ صرف کارکردگی میں بہتری آئے گی بلکہ

ملازمین کی مہارت اور ان کی صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوگا۔

8.3 حکومت کے لیے بینکاری خدمات

ملک بھر میں بی ایس سی اپنے 16 مقامی دفاتر کے ذریعے وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کو بینکاری کی خدمات فراہم کر رہا ہے۔ مزید یہ کہ نیشنل بینک آف پاکستان کے ساتھ ایک معاہدہ کیا گیا ہے جس کے تحت حکومتی شعبوں کو سہولتیں فراہم کرنے کے ساتھ این بی پی اپنے ملک گیر نیٹ ورک کے ذریعے نقد رقم کے حصول، حکومتی محاصل جمع کرنے اور بینکاری کی دیگر سہولتیں فراہم کرے گا۔ بی ایس سی وزارت خزانہ، پاکستان ریونیو اکاؤنٹنٹ جنرل اور چاروں صوبائی حکومتوں کے اکاؤنٹنٹ جنرلز کو روزانہ / مقررہ وقفوں سے اعداد و شمار مہیا کرتا ہے۔ مالی سال 08ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے حکومتی وصولیوں سے متعلق کل لین دین 3.06 ملین روپے کا ہوا جبکہ یہ گذشتہ سال 2.83 ملین روپے تک تھا۔ حکومتی ادائیگیوں کا کل لین 3.37 ملین رہا جو کہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران 3.41 ملین تھا۔ زکواۃ جمع کرنا اور اس کے بقایا جات کی دیکھ بھال کرنا اسٹیٹ بینک کی ایک اور اہم ذمہ داری ہے۔ 08-2007ء کے دوران کل 4.9 ارب روپے کی زکوۃ جمع ہوئی جبکہ مقامی دفاتر کے ذریعے زکوۃ فنڈ سے 5.5 ارب روپے تقسیم کیے گئے۔

بی ایس سی کے مقامی دفاتر اور نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخوں میں جمع کردہ ٹیکس کو متعلقہ کھاتوں میں جمع کرایا جاتا ہے اور اس کی اطلاع وفاقی بورڈ آف ریونیو کو دی جاتی ہے۔ سال کے دوران کلیکشن آٹومیشن پروجیکٹ (سی اے پی) کے مطابق یہ معلومات وفاقی بورڈ آف ریونیو کو الیکٹرانک کے ذریعے روزانہ کی بنیاد پر دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سی اے پی کمپیوٹرائزڈ پیمنٹ رسیدوں کے ذریعے ٹیکس ایجنٹوں کو چھپی ہوئی رسیدیں فراہم کرتا ہے۔ بی ایس سی کے تمام دفاتر میں کمپیوٹرائزڈ پیمنٹ رسیدوں کا کام یکم دسمبر 2007ء سے کامیابی سے نافذ العمل ہے۔ اس سہولت کے نتیجے میں بہتر مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کے لیے جمع کیے ہوئے ٹیکسوں کے اعداد و شمار کی معلومات اکٹھی کرنے میں مدد ملی ہے۔

8.4 ادائیگیوں کا نظام

بی ایس سی اپنے مقامی دفاتر کے نیٹ ورک کے ذریعے ادائیگی و چکتائی کے نظام کو مؤثر بنانے میں اسٹیٹ بینک کو مسلسل معاونت فراہم کر رہا ہے۔ بی ایس سی نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسی لیٹیشن ٹیکنالوجیز (این آئی ایف ٹی) کی مدد سے مالی آلات کے خودکار طریق عمل کی نگرانی کرتا ہے۔ ملک بھر میں اس کے وسیع نظام کے ذریعے کمرشل بینکوں کے درمیان ادائیگی و چکتائی کی جاتی ہے۔ مالی سال 08ء کے دوران این آئی ایف ٹی نے خودکار کلیئرنگ کے لیے اپنی خدمات کو میرپور، جہلم، سرگودھا، ایبٹ آباد، ساہیوال، بہاولنگر، صادق آباد، لاڑکانہ اور نواب شاہ تک وسیع کر دیا ہے۔ وہ علاقے جہاں این آئی ایف ٹی موجود نہیں ہے وہاں پر ادائیگی اور چکتائی کے لیے این بی پی کی خدمات لی جاتی ہیں۔ مالی سال 08ء کے دوران این آئی ایف ٹی کے ذریعے کل 74.26 ملین روپے کے سودے کلیئر کیے گئے جبکہ گذشتہ سال یہ 66.35 ملین تھے۔ سال کے دوران کاغذ پر کی گئی تمام ادائیگی کے آلات بشمول بی ایس سی کے مقامی دفاتر سے جاری ہونے والے حکومتی ڈرافٹ / بینک ڈرافٹ کو معیاری بنا دیا گیا ہے اور اب یہ آلات گلوبس نظام کے ذریعے چھاپے جاتے ہیں۔ آلات کو معیاری بنانے کے نتیجے میں چھپے ہوئے اور مشین پڑھنے کے قابل ادائیگیوں کا نظام وجود میں آ گیا ہے۔ 11 جون 2008ء سے انکم ٹیکس چالان (ودہولڈنگ ٹیکس) کی چھپائی کا کام مکمل طور پر آریکل پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ بی ایس سی کے مقامی دفاتر بروقت مجموعی چکتائی کے نظام (آر ٹی جی ایس) کی ترقی میں پہلے ہی سے کردار ادا کر رہے ہیں اور اس کے لیے پروجیکٹ ٹیم کے ساتھ کئی تربیت یافتہ افراد کو مقرر کیا گیا ہے جو انہیں ضروری سامان اور متعلقہ معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی پروجیکٹ ٹیم کی مدد سے کراچی میں بروقت مجموعی چکتائی کا نظام کامیابی کے ساتھ نافذ کر دیا گیا ہے جو کہ 2 جولائی 2008ء سے کام کر رہا ہے۔ بی ایس سی کے مقامی دفاتر کے ہر مرکز کے جاری حسابات کے کھاتوں کے ذریعے مالی اداروں کو بین البینک چکتائی کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

8.5 زرمبادلہ کی سرگرمیاں اور احکامات

ملک میں زرمبادلہ کی سرگرمیوں کی نگرانی بھی بی ایس سی کی اہم ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔ فارن ایکسچینج آپریشنز ڈیپارٹمنٹ (ایف ای او ڈی) روزمرہ کے امور کی انجام دہی اور حکومت پاکستان و اسٹیٹ بینک کے ایکسچینج پالیسی ڈپارٹمنٹ (ای پی ڈی) کی جانب سے جاری ہونے والی پالیسیوں پر عمل درآمد کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس شعبے کی اہم ذمہ داریوں میں درآمدات کے مرکزی آپریشنل معاملات، برآمدات، کمرشل ترسیلات، برآمد کنندگان کی کارکردگی کی تصدیق اور گھریلو ٹیکسٹائل، گارمنٹس، سیمنٹ، کیمیائی کھاد وغیرہ کی درآمدات و برآمدات کے لیے حکومت کی مالی معاونت کرنا شامل ہیں۔ مالی سال 08ء کے دوران غیر ملکی زرمبادلہ کے انتظامی امور انجام دینے میں ایف ای او ڈی کی کارکردگی

نمایاں رہی ہے۔کورآپریشنز یونٹ (سی او یو) نے زرمبادلہ کے کتابچے، درآمدات، برآمدات، کمرشل ترسیلات، سفر، بیمہ تجارت وغیرہ کی رہنماہدایات پرعملدرآمد جیسے بھاری بھرکم کام انجام دیے ہیں۔اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً ایف ای سرکلرز بھی جاری کیے جاتے ہیں۔ مالی سال 08ء کے دوران سی او یو میں زرمبادلہ کی ترسیلات کی منظوری سے متعلق 6,000 ہزار سے زائد مختلف اقسام کے کیسز نمٹائے گئے ہیں۔

مالی سال08ء کے دوران ایف ای او ڈی نے مختلف شعبوں کے مابین آپریشنل سرگرمیاں بھی انجام دی ہیں۔خصوصاً شعبہ مبادلہ پالیسی، شعبہ شماریات اور ڈیٹا ویئر ہاؤس اور بینکاری پالیسی اور قواعد وضوابط (بی پی آرڈی) کو مؤثر انداز میں معاونت فراہم کی گئی ہے۔اس کے علاوہ بی پی آرڈی کی طرف سے موصول ہونے والے مختلف ریفرنسز پر قومی احتساب بیورو کو برآمدکنندگان کے آر اینڈ ڈی کے دعووں کے متعلق معلومات بھی دی گئیں تاکہ جعلی دعووں کی جانچ کی جاسکے۔اسٹیٹ بینک کی جانب سے حاصل ہونے والے ان ریفرنسز پر کام کرتے ہوئے شعبے نے آر اینڈ ڈی کے بارے میں اعداد وشمار مرتب کیے جنہیں ای پی ڈی و مائیکروفنانس ڈیپارٹمنٹ کو فراہم کیا گیا تاکہ ان معلومات کو مزید اقدامات کے لیے وزارت خزانہ، وزارت تجارت اور وزارت ٹیکسٹائل کو بھجوایا جاسکے۔

مالی سال08ء کے دوران بی ایس سی نے حکومت کی اعانتی اسکیموں پر ذمہ داری کے ساتھ کام کیا۔آر اینڈ ڈی کی سپورٹ اسکیموں میں گارمنٹ، گھریلو ٹیکسٹائل، کپڑے، جوتے، کیمیائی کھاد کی مال برداری پر زراعانت اور تمام کالے چنوں پر زراعانت کی اسکیمیں شامل ہیں۔ مالی سال08ء کے دوران آر اینڈ ڈی کے دعووں پر فنڈز کی تقسیم بی ایس سی کے مقامی دفاتر کی اولین ترجیح رہی ہے۔بی ایس سی کے مقامی دفاتر کو کل 3لاکھ 33ہزار 589 کیسز موصول ہوئے جن میں ادائیگی کے قابل کیسز پر 36.59 ملین روپے دیے گئے۔ وقت کی پابندی سے عدم مطابقت والے کیسز، ناموزوں مقامات کے دعووں؛ ایچ ایس کوڈز وغیرہ پر کارروائی نہیں کی گئی۔

برآمدکنندگان کو آر اینڈ ڈی کی سہولت کی فراہمی کے دوران بی ایس سی نے جعلی دعووں کی جانچ پڑتال میں بے حد محتاط رویہ اختیار کیا ہے۔اس طرح کے تمام کیسز کو حکومتی قوانین کے تحت جرمانہ عائد کرنے کے لیے فوری طور پر متعلقہ محکموں کو بھجوایا گیا۔ مالی سال08ء کے دوران مقامی دفاتر میں بینکوں کی طرف سے جمع کرائے گئے آر اینڈ ڈی دعووں کا سختی سے آڈٹ کیا گیا۔آر اینڈ ڈی کے دعووں کی سخت جانچ پڑتال کے بعد35,542 کیسز منظور شدہ ڈیلرز کو واپس کیے گئے۔بی ایس سی کے دفاتر کے لحاظ سے آر اینڈ ڈی دعووں پر ادائیگی کے اعداد وشمار کو **جدول 8.2** میں دیا گیا ہے۔

جدول 8.2: آر اینڈ ڈی اسکیم کے تحت کی گئی ادائیگیاں (تمام زمرے)

ملین روپے

مقامی دفتر	جن کیسز میں ادائیگی کی گئی	رقم ادا کی گئی
فیصل آباد	61,920	7,056.361
گجرانوالہ	334	45.315
حیدرآباد	1,333	270.712
کراچی	178,108	19,868.329
لاہور	66,632	7,303.199
ملتان	3,041	583.889
راولپنڈی	1,485	194.137
سیالکوٹ	20,736	1,272.435
کل	**333,589**	**36,594.377**

مالی سال08ء کے دوران فارن ایکسچینج ایجوڈیکیشن ڈیپارٹمنٹ برآمدکنندگان کو برآمدی وصولیوں کے متعلق مسلسل مدد فراہم کرتا رہا ہے۔ مالی سال08ء کے دوران شعبے کو کل 905 کیسز وصول ہوئے جبکہ گذشتہ سال ان کیسز کی تعداد 634 تھی۔ملک بھر میں بے ضابطگیوں کے باعث برآمدکنندگان کے 581 کیسز کو خارج کیا گیا۔اس لحاظ سے خارج ہونے والے کیسز کا تناسب 64.2 فیصد رہا۔ مالی سال08ء کے دوران 12.3 ملین امریکی ڈالر مالیت کی برآمدات کی واجب الادا وصولی کی گئی جو گذشتہ سال5.3 ملین امریکی ڈالر تھی۔جس میں 6.99 ملین امریکی ڈالر یا131.5 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔کراچی، لاہور، سیالکوٹ، فیصل آباد اور ملتان میں قائم ایجوڈیکیٹنگ عدالتوں سے جمع ہونے والی رقم کی تفصیلات **جدول 8.3** میں دی گئی ہیں۔

ایف ای اے ڈی کی طرف سے یکساں حکمت عملی اور معیاری ہدایات/ کتابچہ ترتیب دے کر اسے تمام ایجوڈیکیشن عدالتوں کو فراہم کیا گیا تاکہ واجب الادا برآمدی وصولیوں کے بارے میں پوری طرح آگاہ کیا جاسکے۔

8.6 ترقیاتی مالیات کی معاون خدمات

جدول 8.3: ایجوڈیکیٹنگ عدالتوں کے ذریعے حاصل ہونے والی رقم

ملین امریکی ڈالر

ایجوڈیکیٹنگ عدالت	2006-07ء	2007-08ء	کمی بیشی (فیصد)
کراچی	1,496,649	5,460,847	264.8
لاہور	1,434,033	3,465,905	141.7
فیصل آباد	1,281,468	2,357,151	83.9
ملتان	434,797	388,458	-10.6
سیالکوٹ	674,762	648,595	-3.9
کل	5,321,709	12,320,956	131.5

ابتدا میں ترقیاتی مالیات (ڈی ایف) کی معاون سرگرمیاں لوکل کریڈٹ ایڈوائزری کمیٹی (ایل سی اے سی) کے اجلاس منعقد کرانے تک محدود تھیں تاہم مالی سال08ء کے دوران بی ایس سی کے ہیڈ آفس کراچی میں ڈیولپمنٹ فنانس سپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی تشکیل کے ساتھ اس میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ اس اہم فرض پر خاص توجہ دینے کے لیے شعبے کے13 یونٹ ملک بھر میں بی ایس سی کے مقامی دفاتر میں قائم کیے گئے ۔ شعبے کے اہم فرائض یہ ہیں: (الف) اسٹیٹ بینک کی ڈی ایف (ترقیاتی مالیات) پالیسیوں کی ترسیل اور ان پر عملدرآمد (ب) ایس بی پی کے ڈی ایف گروپ کے تجزیے کے لیے اس کی پالیسیوں کے بارے میں ردعمل جمع کرنا، (ج) معیشت کے غیر بینک/ ناکافی بینکوں کے حامل علاقوں میں مالی خدمات تک رسائی بڑھانے کے لیے تمام اہم وابستہ عناصر کے ساتھ مقامی سطح پر مشترکہ حکمت عملی اپنانے کے لیے روابط (د) فنڈز کے بہاؤ میں علاقائی رجحانات اور عدم مساوات کی نگرانی کرنا اور (ہ) مقامی ڈی ایف منڈیوں کی تلاش کے لیے تحقیق اور سروے کرنا۔

ڈی ایف ایس ڈی اسٹیٹ بینک کے ڈی ایف گروپ کے ساتھ قریبی رابطے میں ہے اور یہ ڈی ایف کے 13 یونٹوں کی سرگرمیوں میں معاونت کرتا ہے۔ یہ یونٹ اپنے علاقوں میں متعلقہ فریقین کے ساتھ مشاورت کے لیے مقامی رابطے کی جگہ کے طور پر کام کر رہے ہیں؛ ہر یونٹ کو جغرافیائی لحاظ سے ڈی ایف کی سرگرمیوں اور پروگرام کے متعلق ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ یہ یونٹ دیگر سرگرمیوں کے علاوہ زرعی مالکاری میلے، کسانوں کے اجلاس، ایس ایم ای مالکاری ورکشاپس/ سیمینارز منعقد کرتے ہیں تاکہ ایس ایم ایز اور کاشتکاری کمیونٹی میں اسٹیٹ بینک کی مالی پالیسیوں کے بارے میں آگاہی پیدا کی جاسکے۔ مالی سال08ء کی دوسری ششماہی میں یونٹس کی طرف سے کسانوں کے 2-1 اجلاس/ زرعی میلے اور2-1 ایس ایم ای مالکاری ورکشاپ منعقد کی گئیں۔ اس کے علاوہ ڈی ایف ایس ڈی کی طرف سے بین الصوبائی زرعی ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا تاکہ زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے صوبائی حکومتوں کے اقدامات اور ان کے منصوبوں کے بارے میں بتایا جائے اور اس پیغام کو عام کیا جاسکے۔ یہ پروگرام کاشتکار/ کاروباری برادری میں مالی خدمات کے متعلق شعور پیدا کرنے اور بینکاری صنعت کو ان کے قریب لانے میں مؤثر کردار ادا کر رہے ہیں۔

ایل سی اے سی فورم کو مزید موثر بنایا گیا اور اسے ڈی ایف یونٹس کے ساتھ منسلک کر دیا گیا۔ اجلاسوں کے ایجنڈے اور متعلقہ افراد کی جانب سے اٹھائے گئے مسائل پر بی ایس سی کے ردعمل کو اب ڈی ایف ایس ڈی سے منظور کرایا جاتا ہے تاکہ فریقین کے ساتھ اسٹیٹ بینک کے روابط میں تسلسل کو یقینی بنایا جاسکے۔ سال کے دوران ہر یونٹ نے ایل سی اے سی کے 4 اجلاس منعقد کیے گئے جبکہ بی ایس سی کے دفاتر کی طرف سے سال کے دوران کل 50 اجلاس منعقد کیے جاچکے ہیں۔ ایل سی اے سی اجلاسوں کے تجربات کی روشنی میں بی ایس سی کے تمام دفاتر میں زراعت، ایس ایم ای اور مائیکروفنانس کے علیحدہ فوکس گروپ تشکیل دیے گئے ہیں۔ جس کا مقصد ہر شعبے میں رجحانات پر خصوصی نظر ثانی کرنے اور متعلقہ علاقوں میں زراعت، ایس ایم ای اور مائیکروفنانس سرگرمیوں میں اضافے کے لیے آپریشنل حکمت عملی مرتب کرنا ہے۔ فوکس گروپ سے ایس بی پی کی پالیسیوں اور اقدامات سے ان تینوں شعبوں کے فنڈز کے بہاؤ کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

ڈی ایف ایس ڈی اور اس کے یونٹوں نے زراعت، ایس ایم ای اور مائیکروفنانس کی نمو اور ترقی کے لیے علاقائی رجحانات کی مانیٹرنگ بھی شروع کر دی ہے تاکہ ان شعبوں کے فنڈز کے بہاؤ میں علاقائی عدم مساوات کی شناخت ہوسکے اور انہیں کم سے کم کرنے کے لیے درست اقدامات کیے جاسکیں۔ مالی سال 07 کے لیے ایک جامع ترقیاتی مالیاتی جائزہ تیار کیا گیا جس میں رسائی کی موجودہ صورتحال اور ساتھ ہی بین الصوبائی اور صوبے کے اندر مالی خدمات کی فراہمی خصوصاً قرضے کی سہولت کے حصول میں عدم مساوات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

ڈی ایف ایس یوز نے متعلقہ علاقوں کے تعلیمی اور تحقیقی اداروں کے ساتھ رابطے قائم کرنے کا کام بھی شروع کر دیا ہے تاکہ انہیں ملک میں ابھرتی ہوئی ڈی ایف منڈیوں کے ساتھ

ہم آہنگ کیا جاسکے۔ کچھ ڈی ایف فیلڈ یونٹس اور چیف منیجروں کو متعلقہ علاقوں کے تعلیمی اداروں کی جانب سے منعقد کیے گئے سیمینارز اور ورکشاپس میں خطاب کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے اس کے علاوہ ان اجلاسوں میں متعلقہ فیکلٹی ممبرز کو بھی دعوت دی جاتی ہے۔ تعلیمی اداروں کے ساتھ باہمی تعامل کی وجہ سے تعلیمی اداروں میں ڈی ایف سے متعلق کورسز کی طلب میں اضافہ ہوگا۔ اس سے ملک میں بڑھتی ہوئی ڈی ایف منڈی کے لیے تربیت یافتہ انسانی وسائل کی فراہمی میں بہتری آئے گی۔ سکھر اور گوجرانوالہ ضلعوں میں آزمائشی بنیادوں پر زرعی اور ایس ایم ایز سروے کرانے کا آغاز بھی کیا گیا ہے تاکہ ان علاقوں میں مالی شعبوں سے متعلق اہم مسائل کو تفصیل کے ساتھ سمجھا جاسکے۔ یہ سروے رپورٹس مالی سال09ء کی پہلی سہ ماہی میں دستیاب ہوں گی جس میں ان دو اضلاع میں ڈی ایف منڈیوں کے حوالے سے اہم معلومات حاصل ہوسکیں گی۔

ڈی ایف پر بڑھتی ہوئی توجہ کے باعث بی ایس سی اور اس کے مقامی دفاتر کے فرائض اور سرگرمیوں میں مزید وسعت آئی ہے۔ ان دفاتر نے غیر بینک اور کم بینکوں والے علاقوں میں مالی خدمات تک رسائی کو بڑھانے کے لیے ایس بی پی کی پالیسیوں کی تشہیر اور ان پر عمل درآمد کے مرکز کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ ملک گیر مقامی یونٹوں کے ذریعے کی جانے والی مشترکہ کوششوں سے اسٹیٹ بینک میں مالی شمولیت کی حکمت عملی کے مقصد کے حصول میں مدد ملے گی۔ جس سے مالی شمولیت کا نظام ترقی کرے گا اور معاشرے کے تمام طبقات اور معیشت کے تمام شعبوں کی مالی خدمات تک رسائی کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔

8.7 اندرونی آڈٹ اور ضوابط

انٹرنل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ بی ایس سی میں اندرونی ضابطوں کے نظام کی نگرانی کے ذریعے بی ایس سی کی پالیسیوں اور قواعد پر عمل درآمد کا آزادانہ جائزہ لیتا ہے جس کا مقصد پیشہ ورانہ ضابطہ اخلاق کے بنیادی اصولوں کی پاسداری کو یقینی بنانا ہے۔ ان اصولوں میں یکجائی، معروضیت، پیشہ ورانہ اہلیت، رازداری اور پیشہ ورانہ رویے کا لازمی خیال رکھنا شامل ہیں۔ اندرونی آڈٹ کی سرگرمیوں میں ضابطوں کی نگرانی، مالی اور کاروباری معلومات کی جانچ، کارروائیوں بشمول ادارے کے غیر مالی قواعد کی کارکردگی اور اس کی اثر پذیری، قوانین پر عمل درآمد کا جائزہ، قواعد وضوابط اور انتظامی پالیسیوں کے ساتھ دیگر بیرونی شرائط، ہدایات، دھوکہ دہی کی تحقیقات اور اثاثوں کی حفاظت شامل ہیں۔ انٹرنل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ آڈٹ / آئی ٹی آڈٹ ٹیم، انفورسمنٹ ڈویژن، فاصلاتی معائنہ ٹیم، ڈویولپمنٹ اینڈ اسٹریٹجک منیجمنٹ یونٹ، کوآرڈینیشن یونٹ اور انٹرنل آڈٹ یونٹس پر مشتمل ہے۔

انٹرنل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ اعلیٰ سطح کی منیجمنٹ کو رپورٹ کرتا ہے۔ شعبہ اپنے آڈٹ پلان کے مطابق بی ایس سی کے مقامی دفاتر/شعبوں اور سٹاف کا آڈٹ کرتا ہے۔ خودکاری کے بعد آئی ٹی آڈٹ اب آڈٹ کی مستقل خصوصیت ہے۔ ایک مختصر آڈٹ رپورٹ تیار کی جاتی ہے جس میں اہم مشاہدات کے ساتھ تفصیلی آڈٹ رپورٹ بھی موجود ہوتی ہے جس پر اظہار خیال، جائزہ اور تجاویز لینے کے لیے اسے بی ایس سی کے مینجنگ ڈائریکٹر کے پاس بھیجا جاتا ہے۔ بعدازاں یہ رپورٹ ایگزیکٹو ڈائریکٹر، اسٹیٹ بینک کے انٹرنل آڈٹ اینڈ کمپلائنس ڈیپارٹمنٹ اور گورنر کو پیش کرنے کے لیے بھیجی جاتی ہے۔ آڈٹ سے جمع ہونے والی اہم معلومات کی عمل درآمد کے بارے میں تیار کی گئی رپورٹ آڈٹ کمیٹی کو بھیجی جاتی ہے تاکہ اس کے جائزے، تجاویز اور ہدایات کو مزید آگے بڑھایا جاسکے۔

مالی سال08ء کے دوران بی ایس سی کے 5 شعبوں اور 13 مقامی دفاتر کا سالانہ مالی آڈٹ کیا گیا۔ جس میں ان شعبوں کی آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے سفارشات دی گئیں۔ بی ایس سی کے 5 شعبوں اور 15 مقامی دفاتر کے متعلقہ چیف منیجرز اور شعبے کے سربراہوں کو آڈٹ رپورٹ جاری کی گئی تاکہ وہ اپنے معاملات میں بہتری لاسکیں۔ بی ایس سی کے 15 مقامی دفاتر کی اہم بے قاعدگیوں کے بارے میں تیار کی گئی مختصر آڈٹ رپورٹ جائزے کے لیے مینجنگ ڈائریکٹر کے پاس بھجوائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ 13 مقامی دفاتر کا آئی ٹی آڈٹ بھی کیا گیا جس کی رپورٹ تجاویز کے ساتھ جاری کی گئی ہے تاکہ یہ دفاتر نظام میں رہتے ہوئے اپنے اندرونی ضابطوں میں مضبوطی لاسکیں۔ مالی سال08ء کے دوران آڈٹ کمیٹی کی تین میٹنگز ہوئیں۔ انٹرنل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کی مہارت اور معلومات میں اضافے کے لیے شعبے کے اندر تربیت کا انتظام کیا گیا۔ شعبے کی جانب سے آڈٹ اپروچ۔ ٹولز اینڈ تکنیک، آڈٹ کمانڈ لینگویج (اے سی ایل) اور ای آر پی موڈیول پر تربیت دی گئی۔

8.8 انسانی وسائل کا انتظام

مالی سال 08ء میں بی ایس سی کے مینیجروں نے انسانی وسائل کی کارکردگی میں بہتری لانے، اپنے ملازمین کی ہنرمندی اور معلومات میں اضافہ کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ مختلف شعبوں کی ذمہ داریوں کو واضح کرنے اور تنظیمی مقاصد کے تحت کاروباری سرگرمیوں کو ہم آہنگ کرنے کے لیے بی ایس سی میں نئے شعبے بنائے گئے ہیں۔ تنظیم کی اندرونی گنجائش میں اضافے کے لیے پرسنل مینجمنٹ شعبے کی تنظیم نو کی گئی ہے۔ اس شعبے کے تحت انجام دیے جانے والے فرائض ایک نئے شعبے عمومی خدمات کے شعبے (جی ایس ڈی) کو سونپ دیے گئے جس سے اسٹریٹجک اور ترقیاتی مسائل پر توجہ دینے میں مدد ملے گی۔ تشکیل نو کے اس عمل میں مسابقتی انعامات کے نظام، سیکھنے اور تربیت کے مؤثر انتظامات اور فیصلہ سازی میں غیر ضروری مراحل کو کم کرنے جیسے اقدامات شامل ہیں۔ بی ایس سی کے ملازمین کی بنیاد مضبوط بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے چند پیشہ ورانہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ افسران کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ملازمین کی پیشہ ورانہ تربیت کے لیے بی ایس سی اپنے ملازمین کے برتاؤ اور ان کی اقدار میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے سخت کوششیں کر رہا ہے۔ بی ایس سی اپنے ملازمین کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دینے کے لیے ان کی کارکردگی کی جانچ، ترقیوں، معاوضے کی ترغیب، کام کی تبدیلی اور تربیت وغیرہ سے متعلق پالیسیوں پر مؤثر طریقے سے عمل درآمد کر رہا ہے۔

کاروباری پلان میں وضع کردہ تنظیمی مقاصد کے حصول اور انفرادی کارکردگی کو ہم آہنگ کرنے کے لیے بی ایس سی نے کارکردگی کی جانچ کا نیا نظام متعارف کروایا ہے۔ پی ایم ایس مشاورتی ماحول میں اہم نتائج، مقاصد کے تعین، رویوں کی مطلوبہ صلاحیتوں کے اظہار اور کارکردگی میں بہتری لانے کے لیے تربیتی ضروریات کی نشاندہی پر مبنی نظام ہے۔ موجودہ کارکردگی کی جانچ کے نظام کی جگہ نئے پی ایم ایس نظام کو مرحلہ وار متعارف کروایا گیا ہے۔

بی ایس سی کے انسانی وسائل شعبے کو مربوط بنانے کے لیے ملازمین کو چند مراعات کے ساتھ قبل از وقت ریٹائرمنٹ لینے کا اختیار دیا گیا ہے جو کہ بی ایس سی کے ملازمین کے قواعد و ضوابط میں شامل ہے۔ ایسے ملازمین جو اپنی ملازمت کو کسی بھی وجہ سے جاری نہیں رکھنا چاہتے وہ قبل از وقت ریٹائرمنٹ کے فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ایس بی پی کے ملازمین کی تعداد 30 جون 2007ء میں 4,795 سے کم ہو کر 30 جون 2008ء میں 4,666 رہ گئی ہے (دیکھئے **جدول 8.4**)۔

8.9 تنظیمی ترقی

جدول 8.4: ایس بی پی-بی ایس سی کے ملازمین کی تعداد

نمبر شمار	شعبہ	30 جون 2007ء			30 جون 2008ء		
		ہیڈ آفس کراچی	مقامی دفاتر	کل	ہیڈ آفس کراچی	مقامی دفاتر	کل
1	ایس بی پی کی جانب سے تفویض کردہ	13	8	21	25	11	36
2	حکومتی محکموں میں عارضی تعیناتی	2	11	13	-	7	7
3	عمومی شعبہ	379	2,019	2,398	408	2,073	2,481
4	شعبہ نقد	3	1,760	1,763	0	1,739	1,739
5	شعبہ انجینئرنگ	110	115	225	86	90	176
6	دیگر تکنیکی	98	277	375	98	129	227
	کل	**605**	**4,190**	**4,795**	**617**	**4,049**	**4,666**

اسٹیٹ بینک میں جامع تنظیم نو کی کامیابی کے بعد بی ایس سی کے انتظامی طریقہ کار میں تبدیلی کا آغاز ہو گیا ہے تاکہ کارپوریٹ ثقافت، کارکردگی، خدمات کی فراہمی کے معیار میں بہتری، ماحول میں تبدیلی اور طریقہ کار کو ہموار کر کے مستقبل کے چیلنجوں کو پورا کیا جا سکے۔ بی ایس سی کے لیے تنظیمی ترقی (او ڈی)/ چینج مینجمنٹ کے مشیروں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں تاکہ تنظیم کی موجودہ حالت تبدیلی کے لیے تیاری کی سطح کا تعین کیا جا سکے۔ بی ایس سی کے حجم اور پیچیدگی کو دیکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تنظیم کی ترقی / مینجمنٹ میں تبدیلی کے عمل کو سوچ سمجھ کر اور منظم انداز میں انجام دیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں مشیروں کے ذریعے تنظیم کا ایک تشخیصی جائزہ لیا جا رہا ہے جو چار ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد اندرونی و بیرونی ماحول اور فریقین کے تناظر میں بی ایس سی کی موجودہ حالت کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تنظیمی ترقی کے تمام شعبوں میں حائل مسائل کی نشاندہی، انتظامی عمل میں تبدیلی لانے کے لیے تنظیمی تیاری کی سطح کا جائزہ لیا جائے گا اور کم از کم سطح کے حصول کے لیے فوری مداخلت کی سفارش کی جائے گی۔

تنظیم کی اندرونی استعداد میں اضافے کے لیے پرسنل مینجمنٹ شعبے (پی ایم ڈی) کی تنظیم نو کی گئی اور اسٹریٹجک مقاصد کو تبدیلی کے طریقے کار سے ہم آہنگ کرنے کے لیے شعبے کے فرائض ایک نئے عمومی خدمات کے شعبے کو سونپ دیے گئے۔ جس سے اس شعبے کو اسٹریٹجک اور ترقیاتی مسائل پر توجہ مرکوز کرنے میں مدد ملے گی۔ مزید برآں تنظیمی ترقی / چینج مینجمنٹ سے متعلق فرائض کی انجام دہی کے لیے پی ایم ڈی میں ایک علیحدہ تنظیمی ترقیاتی ڈویژن قائم کر دیا گیا ہے۔ اس ڈویژن کو وہ افسران چلا رہے ہیں جو گذشتہ 5-4 برس سے اسٹیٹ بینک میں انتظام کی تبدیلی کے اقدامات پر کامیابی سے عمل درآمد کرا چکے ہیں۔ بی ایس سی کو مزید مؤثر طریقے سے کارکردگی دکھانے کے قابل بنانے کے لیے کوالٹی ایشورنس ڈیپارٹمنٹ اور ڈیولپمنٹ فنانس سپورٹ ڈیپارٹمنٹ تخلیق کیے گئے ہیں۔

8.10 تربیت و پرداخت

بی ایس سی میں تربیت و پرداخت کا شعبہ اگست 2007ء میں تشکیل دیا گیا ہے جس میں انسانی وسائل کی استعداد کاری کی کوششوں میں بہتری لانے اور اعلیٰ انتظامیہ کے ایجنڈے سے مطابقت پیدا کی گئی ہے تاکہ بی ایس سی کو ایک متحرک کارپوریٹ ادارہ بنایا جاسکے جو پیشہ ورانہ اور دوستانہ انداز میں خدمات کے اعلیٰ معیار کا عکاس ہو۔ تربیتی شعبے نے اپنے آغاز کے ایک ماہ کے اندر 'تربیتی حکمت عملی پیپر' تیار کیا جسے شعبوں کے سربراہان اور چیف مینیجر کو ارسال کیا گیا۔ اس کا مقصد صلاحیت کے فرق کو کم کرنے کے لیے تیار کیے گئے قلیل و طویل مدتی منصوبوں پر بازرسی حاصل کرنا تھا۔ اسی طرح سے انتظامی اور انفرادی صلاحیتوں میں فوری بہتری لانے کے لیے نیا تربیتی پروگرام شروع کیا گیا۔ مالی سال 08ء کی دوسری ششماہی میں کسٹمر سروسز، قیادت، مؤثر ٹیم سازی اور کوچنگ و مشاورت کی تربیت دہرائی گئی۔ جس میں تمام مقامی دفاتر کے افسران کی نمائندگی کو یقینی بنایا گیا۔ اس کے علاوہ 'کرنسی کا انتظام اور آپریشنز' اور 'غیر ملکی زرمبادلہ اور غیر ملکی تجارت کی مالکاری' پر مخصوص وظیفہ جاتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا تاکہ اسے بی ایس سی کی آپریشنل ذمہ داریوں کے ساتھ مزید ہم آہنگ کیا جاسکے۔

بی ایس سی میں تربیتی ضرورت کا جائزہ لینے کے لیے وسیع پیمانے پر سروے کروایا گیا جس میں ملازمین سے ان کے کیریئر میں ترقی کے حوالے سے تربیت کی اہمیت کے بارے میں رائے معلوم کی گئی اور ان کے موجودہ وظائف میں استعداد کے فرق کو دور کرنے کے لیے یہ سروے کیا گیا۔ اس سروے کے نتیجے میں سپروائزروں کی سفارشات کے ذریعے تربیت کی کوششوں کو حقیقت پسندانہ بنانے میں مدد ملے گی اور قلیل مدت میں اس کے اثرات مرتب ہوں گے۔

مزید برآں نئی پی ایم ایس سے واقفیت کے لیے OG-4 اور OG-5 افسران کے لیے ایک کریش پروگرام ترتیب دیا گیا جس میں انہیں ایس ایم اے آر ٹی مقاصد کے تعین کے ساتھ ساتھ تشخیصی عمل میں یکسانیت لانے پر زور دیا گیا۔

جدول 8.5: تربیتی پروگرام میں شرکت

تربیتی ادارے	پروگرام کی تعداد	شرکاء کی تعداد
نباف	53	1183
ملکی	27	538
آئی بی پی	14	55
پی آئی ایم	8	25
دیگر	9	20
کل	**111**	**1821**

2008-09ء میں OG-2 اور OG-3 کے 975 ملازمین پر نئی پی ایم ایس کا اطلاق ہوگا؛ منتخب افسران کو طریقہ کار و ضوابط سے آگاہ کرنے کے لیے دو پروگرام منعقد کیے گئے تاکہ وہ اپنے متعلقہ مقامی دفاتر میں کام کرنے والے دیگر افراد کو اس بارے میں معلومات دے سکیں۔ مالی سال 08ء کے دوران 1,800 سے زائد افسران نے مختلف تربیتی پروگرام میں شرکت کی۔ یہ تربیتی پروگرام نباف میں اندرونی طور پر اور دیگر پیشہ ورانہ تربیتی اداروں کے تحت منعقد کیے گئے (دیکھیے **جدول 8.5**)۔

8.11 بزنس پلاننگ

بی ایس سی کے معاملات کو درست سمت میں لانے اور اسے مضبوط بنانے کے لیے 08-2007ء کے دوران بزنس پلان اور میزانیہ کاری کے طریقہ کار کا تعارف ایک اہم اقدام ہے۔ اس عمل کے آغاز کے لیے بی ایس سی کے تمام مقامی دفاتر اور شعبوں کے سینئر اور درمیانی سطح کے مینیجروں کے لیے تربیتی ورکشاپس منعقد کی گئیں۔ تاکہ طریقہ کار اور اس کے مقاصد کے بارے میں ان کی سمجھ بوجھ میں اضافہ کیا جاسکے۔ بی ایس سی کے تمام شعبے اور مقامی دفاتر نے 08-2007ء کے لیے اپنے بزنس پلان خود ترتیب دیے۔ جو 08-2007ء کے دوران بی ایس سی کے تمام ترقیاتی منصوبوں کے استحکام کی بنیاد پر تیار کیے گئے۔ یہ منصوبہ بندی دستاویز بنانے کے ساتھ ساتھ بی ایس سی کے مختلف شعبوں اور مقامی دفاتر کی

کارکردگی کا جائزہ لینے کے علاوہ اسٹریٹجک طرز فکر، منصوبہ بندی اور بجٹ بنانے میں بھی مدد دیتی ہے۔ بزنس پلان کارکردگی کی جانچ کے نظام میں بہتری لانے کے علاوہ اعلیٰ مقاصد کے حصول میں ہونے والی پیش رفت کی نگرانی میں انتظامیہ کی مدد کرتا ہے۔ بی ایس سی کی انتظامیہ ترقیاتی منصوبوں کی عملدرآمد میں پیش رفت کا جائزہ جنوری 2008ء میں لیتی ہے۔ بی ایس سی میں بزنس پلان تیار کرنے کے آغاز سے اب ہر شعبہ اور مقامی دفتر اپنے طے کیے ہوئے مقاصد کے لحاظ سے اپنی کارکردگی کے بارے میں جواب دہ ہے۔